السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقروض پرزکوۃ کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس آدمی پر قرض ہے اس کے پاس پسوں میں سے رقم اندزاایک ہزارروپیہ ہے تواس کا 500 مثلاقرضہ ہے اس کو اتار کرباقی ایک ہزار سے جوبچے اس پر اس وقت سے لے کر اگلے سال آنے تک قرضہ کے علاوہ باقی بچی ہوئی رقم پرزکوۃ لگے گی۔ یعنی ساڑھے باون روپیہ پرزکوۃ لگے گی جوکہ چالیسواں حصہ ہے۔ اورساڑھے باون روپیہ کا چالیسواں حصہ 1.8 ڈیڑھ روپیہ ہے اس طرح اوپر جتنے بھی ہوں گے مثلاایک ہزار میں سے پانچ سو قرضہ میں چلے گئے توباقی پانچ سو بچتے ہیں ان کا حساب کرکے چالیسواں حصہ دیا جائے گا۔ (جب ہاتھ میں آنے کے بعدان پر سال گزرجائے) لیکن اگروہ ایک ہزار جواس کے پاس ہے وہ ہے پچاس من گندم کی قیمت یعنی اس پر پانچ سوروپیہ قرضہ توہے لیکن آبادی سے اس کو کنکی (گندم) حاصل ہوئی ہے پچاس من جس کی قیمت فی من 20 روپیہ کے حساب سے فقط ایک ہزار ہوئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ توپھر زکوۃ اول دی جائے گی اور قرضہ یہ علیحدہ ہے باقی لین دین دوقسموں کا ہوگا۔ ایک وہ جوزمین کے متعلق ہے مثلابیج کا خرچہ، بیل کے جوڑے کی محنت اور خرچہ ھاریوں کا خرچہ اورمزدوری اور کھادوغیرہ کے اخراجات جیسے لین دین اس سے قطعا الگ نہیں کرسکتے البتہ کھیتی کوپانی پلانے کے بارے میں جوخرچہ ہوتا ہے شریعت مطہرہ نے اس کے بارے میں زکوۃ میں کمی ویشی رکھی ہے یعنی جس زمین کوپلانے میں کم محنت اور کم خرچہ ہے اس کی پیدائش سے ''عشردسواں حصہ'' دینا ہے اورجوزمین سخت مشقت کے ساتھ سیرب کی جاتی ہے اس کی پیدائش سے ''نصف عشر'' (بیسواں حصہ) ہے۔ مثلاجن کی زمینیں بارش کے پانی پر آبادہیں۔

ان کوزمین سیراب کرنے میں کوئی خاص مشقت نہیں اٹھانی پڑتی لہذاان پر ''عشر'' (دسواں حصہ ہے) لیکن وہ زمین جن کو پانی کھینچ کراور مشقت کے ساتھ پلایا جاتا ہے ان کی پیداوار سے 20واں حصہ یعنی نصف عشر ہے۔ اپنے ملک میں جوزمینیں چھوٹی نہروں، واٹرکورسوں یاٹیوب ویل کے ذریعے پلائی جاتی ہے۔ وہ ساری کی ساری ''نصف عشر' کی فہرست میں آتی ہیں۔

کیونکہ اس پانی کے حصول میں اگرچہ اتنی مشقت نہیں ہوتی کبھی کبھی کھدائی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس پر ٹیکس اورآبیانہ وغیرہ لگتا ہے شریعت مطہرہ نے ہمارے لیے یہ سہولت رکھی ہے کہ ایسی صورتوں میں ''نصف عشر' کی ادائیگی ہوگی۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس آدمی کو پچاس من گندم حاصل ہوئی وہ اس کا ''نصف عشر' کی جوکہ ڈھائی من بنتا ہے وہ اداکرے گا باقی جوبھی بچتی ہے۔ مثلاساڑھے سینتالیس من وہ چاہے رکھ دے چاہے خرچ کردے وہ اس کی مرضی ہے۔ مطلب کہ زکوۃ اس پر صرف ڈھائی من ہی ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ